www.KitaboSunnat.com

تاریخ و سیر

جناب حافظ نور اللہ

کمانڈو سیّد ابراہیم شاہ شہید نورستانی

رحمۃ اللہ علیہ

پچھلے دنوں دولتِ انقلابی اسلامی افغانستان نے، جو کتاب و سنّت کی بنیادوں پر قائم ہونے والی ایک عملی حکومت ہے اور جس کا مطمحِ نظر ملک میں کتاب و سنّت کا بول بالا کرنا، نیز اعلائے کلمۃ اللہ ہے، اسی غرض کے تحت محرم الحرام میں تین سو تیرہ (۳۱۳) افراد پر مشتمل ایک فوجی دستہ نورستان سے ملحق اور بدخشاں کے سرِراہ علاقے منجان کی طرف روانہ کیا۔ یہ علاقہ گزشتہ پانچ سال سے روس کے زیرِ تسلط ہے۔ اس کے شروع میں ایک بستی "نیلی" کہلاتی ہے، جو روس کی سب سے مضبوط کمین گاہ ہے۔ اس میں مقامی روس نواز لوگوں کے علاوہ روسی فوج کی بھی ایک بھاری جمعیت رہتی ہے۔ جس کے لیے اشیاء خوردنی اور جنگی وسائل براہِ راست روس سے طیارے کے ذریعے ہیک ہو کے آتے ہیں۔ اس علاقے میں دیگر سخت حفاظتی انتظامات کے ساتھ ساتھ سب سے مشکل مسئلہ مجاہدین کے لیے ان بموں کا ہے جو سطحِ زمین کے نیچے دبا دیئے جاتے ہیں اور اچانک پھٹ کر انسان کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ اس علاقے کے خلاف کئی دیگر احزاب نے کارروائی کی لیکن ناکام واپس آئے — چونکہ نورستان کی اسلامی حکومت روزِ اوّل سے یہ تہیہ کر چکی ہے کہ ہمیں اپنی خاکِ پاک سے دشمنانِ اسلام کو مٹانا اور انہیں جشم کائنات کے سامنے ذلیل و خوار کر کے واپس جانے پر مجبور کرنا ہے لہٰذا اس کا عملی مظاہرہ دولتِ انقلابی کئی بار کر چکی ہے — اس سال بھی کتاب و سنّت کے پرچم تلے ندائے تکبیر بلند کرتے ہوئے ایک فوجی دستہ روانہ ہوا جس نے روسی آماجگاہ پر شدید حملہ کیا۔ لڑائی شدت کے اعتبار سے بے مثال تھی۔ جس میں متعدد مجاہدین شہید ہوئے اور کئی جوان زخمی ہوئے۔ ان شہداء میں ایک سترہ ۱۷ سالہ نوجوان قابلِ ذکر ہے جس نے اپنی کم عمری کے باوجود تھوڑی ہی مدت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں وہ کارنامے انجام دیئے ہیں، جو کسی بڑے عالم سے مدتِ دراز میں بھی ناممکن تھے!۔
موصوف دس سال کی عمر میں تحصیلِ علم کی خاطر پاکستان آیا اور مختلف مدارس میں دینی تعلیم حاصل کرنے کے علاوہ جدید عصری علوم سے بھی بہت کم مدت میں واقفیت حاصل کی۔ پندرہ[15] سال کی عمر میں وطن واپس جا کر اس نے نوجوانوں کی ایک تنظیم "خدام الدین" کے نام سے تشکیل دی، جس کا مشن فوجی تربیت کے علاوہ راہ گیر مسافروں کی جان و مال کی حفاظت اور ڈاکہ زنی، بدامنی کا خاتمہ تھا۔ یہ تحریک بڑی کامیاب رہی اور موصوف اس کا سیکرٹری جنرل تقرر پایا۔ اسی دوران وہ اپنے گاؤں کے تجارتی کاروبار کا بھی سرپرست و نگران رہا۔ بے شمار صلاحیتوں کے حامل اس نوجوان کی ایک بڑی نمایاں خوبی، جو وقت کی پکار بھی ہے، جذبۂ جہاد تھا۔ وہ مختلف زبانوں میں جہاد کے بارے میں اشعار بناتا تھا۔ اس کے عربی اشعار میں سے درج ذیل ایک مصرعہ راقم کو یاد ہے:

ع "نَحْنُ بَنُو الْمُجَاهِدِيْنَ نُجَاهِدُ لِلدِّيْنِ وَالْإِسْلَامِ"

موصوف اپنی مادری زبان کے علاوہ فارسی، پشتو، عربی فرفر اور اردو بھی بول لیتا تھا۔ شہید ہوتے وقت اس کے منہ پر ابھی داڑھی اور مونچھ کا کوئی ایک بال بھی نہیں تھا۔ درحقیقت یہ اس ہستی کا لگایا ہوا ایک پودا تھا، جو آج سے پانچ سال قبل اسی علاقے میں (۴۰ کلومیٹر کے فاصلے پر) میدانِ کارزار میں شہید ہو کر دفن ہوئی۔ یہ وہ پہلا شخص ہے جس نے نوجوانوں میں بیداری اور نونہالوں کے سینے میں ایسا ماحول پیدا کیا۔ تاریخ کے حوالے سے افغانستان میں جہاد کا آغاز اسی نے کیا تھا۔ اس ہستی کا نام شاہ عبدالحئی شہید ہے جو پاکستان آکر تعلیمی زیور سے آراستہ ہوئے اور اس کے بعد وطن واپس جا کر وقت کی داؤدی حکومت سے آنکھیں چار کیں۔ جس کے نتیجے میں انہیں بڑی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا اور اسی وقت سے انہوں نے بچوں کو فوجی ٹریننگ دینے کا فیصلہ کیا۔ راقم کو یاد ہے کہ ہم ہر ماہ تین تین دن اسکاؤٹس میں گزار کر آتے تھے اور بھاگ دوڑ تو ہمارا صبح و شام کا مشغلہ ہوتا تھا، جب میں ان کے کارنامے یاد کرتا ہوں تو مجھے شاہ اسماعیل شہید رح کی شخصیت یاد آجاتی ہے۔ جو جہاد کی خاطر سخت سردیوں میں ٹھنڈے دریاؤں میں تیرا کرتے اور ننگے پاؤں تپتی ہوئی گرم ریت پر چلا کرتے تھے۔ اس بارے میں آپ سے جب کبھی سوال ہوتا تو آپ فرماتے کہ "شاید زندگی میں کبھی جہاد کا موقع آجائے تو یہ پاؤں بے وفائی نہ کریں۔"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہرکیف سید ابراہیم شہید بھی شاہ اسماعیل شہیدؒ کے ایک مسلکی فرزند ہونے کے ناطے سے کتاب و سنت کی بالادستی اور اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر اپنے اسلاف کی بے مثال روایات اور ان کی عظیم قربانیوں کو اجاگر رکھتے ہوئے راکٹ لانچر کندھے پر رکھ کر دشمن کی طرف بڑھ رہے تھے کہ گولیوں کی بارش نے آگے جانے کا موقعہ نہ دیا اور وہیں ان کی تمنا پوری ہوگئی، اقبال کے اس شعر کے مصداق کہ ؎

عقابی روح جب پیدا ہوتی ہے جوانوں میں
نظر آتی ہے اُن کو اپنی منزل آسمانوں میں!

شہادت کی اطلاع ملتے ہی دفتر "ہمدردِ انسانیت" نے ایک تعزیتی اجلاس بلایا، جس میں دولت کے مرکزی راہنما شیخ محمد افضل، نائب صدر مولانا محمد اسحاق اور دیگر اراکینِ شوریٰ کے علاوہ اعلیٰ فوجی حکام نے بھی شرکت کی۔ اجلاس میں مرحومین کی مغفرت کے لیے اور لواحقین کی تسکینِ قلبی کے لیے دعاء مانگی گئی۔ مولانا محمد افضل نے دولتِ انقلابی کے اس اجلاس کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے شہداء منجان کی خدمات کو سراہا اور ان کی اس شہادت کو ملک و ملت کے لیے قابلِ فخر قرار دیا۔ آپ نے خاص طور پر ابراہیم مرحوم کا ذکر کیا اور کہا کہ موصوف کی شہادت سے اگرچہ ہماری آزاد ریاست کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا ہے، تاہم ہمیں سو فیصد امید ہے کہ ان شاء اللہ اس کی یہ فقید المثال قربانی افغانستان کی آزادی کا باعث بنے گی! مولانا محمد اسحاق نائب صدر نے کہا کہ ابراہیم صرف نوجوانوں کا ہی ایک قائد نہیں تھا، بلکہ ہر زندہ دل مجاہد کا ایک ممتاز راہنما اور نورستان کا ایک حریت پسند فرزند تصور کیا جاتا تھا۔ دولت کے مرکزی قائد نے مرحوم کے والدین سے ایک پیغام میں کہا ہے کہ "فرزند ابراہیم کی شہادت سے ہمیں اتنا ہی دکھ ہے جتنا کہ دکھ ایک مشفق ماں باپ کو اپنے ایک باوفا بیٹے کی وفات پر ہونا چاہئے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ تاہم شریعت ہمیں بجز صبر و تحمل کے کسی اور عمل کی اجازت نہیں دیتی، لہٰذا ہمیں اس کی شہادت کو ایک لازوال سرمایہ جان کر صبر و تسلی سے رہنا ہوگا۔ آپ کے اس بیٹے نے صرف دولتِ انقلابی کے لیے ہی نہیں، بلکہ مسلک اہلحدیث کی تاریخ میں ایک وسیع باب کا اضافہ کیا ہے۔" پھر امیرِ دولت نے خدام الدین کے نوجوانوں سے مخاطب ہو کر کہا، مجھے توقع ہے کہ آپ بھی ابراہیم شہید

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرح ملک وملت کی فلاح کے لیے ہر ممکن جدوجہد کریں گے اور موجودہ خلاء کا احساس نہ ہونے دیں گے۔ انھوں نے کہا کہ اب بھی ابراہیم کے نعرے اور اس کے اشعار فضاؤں میں گونج رہے ہیں۔ اجلاس نے فیصلہ کیا کہ ان شاء اللہ سالِ آمد کو دولتِ انقلابی اپنی پوری قوت کے ساتھ روس کے اس جارحانہ رویے کے خلاف سنگین اور دندان شکن کارروائی کر کے اس کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا دے گی۔
سید ابراہیم شاہ ان نوخیز نوجوانوں میں سے ایک تھے جنھوں نے دینِ ربانی کی خاطر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ ایسے نوجوان قائد صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس جیسے باصلاحیت دین کے خدمت گار کثیر تعداد میں پیدا فرمائے وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ـــــــ اور لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین!

شعروادب — جناب فضل رو پڑی

بتایا ایک کو محبوبؐ دوسرے کو خلیلؑ

معاشرے کی خدا جانے کیسے ہو تشکیل؟
بپا ہے چاروں طرف خوب صورِ اسرافیل
ہر ایک دست و گریباں ہے آج آپس میں
نہیں ہے پاس کسی کے بھی حیثیت کوئی دلیل
اُمید و بیم سے دوچار اہلِ دانش ہیں
کہ اتفاق و محبت کی ہو کوئی تو سبیل
خدا نے کیسی فضیلت بشر کو بخشی ہے
بتایا ایک کو محبوبؐ دوسرے کو خلیلؑ
کچھ صاحبِ علم الکلام گزرے ہیں
جو کرتے رہتے تھے قرآن کی غلط تاویل
تمام فاسد و مبتدع دلائل کو
بزعمِ خویش سمجھتے تھے دین کی تکمیل
خدا کی حکمتوں کو گروہ رکھتے پیشِ نظر
علومِ نافع کی ہر آتی کچھ انھیں تحصیل
علومِ حق میں وہ ہو جاتے خوب ہی ماہر
نہ کرتے دین کے احکام وہ اگر تبدیل
بگاڑ ڈالا ہے حلیہ ہی دینِ فطرت کا
عوام کو تھے احکام کی کریں تعمیل
ہوں اختلاف سبھی ختم قومِ مسلم کے
مری دُعا تو یہی ہے ہمیشہ ربِّ جلیل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ